غزل

(جناب بسملؔ شاہجہانپوری)

منہ کہے اب کوئی ناکامِ تمنا مجھ کو — ڈھونڈھتا پھرتا ہے وہ جلوۂ یکتا مجھ کو

ایک عالم ہے کہ حیرت سے ہے تکتا مجھ کو — تیرے جلووں نے بنایا ہے تماشا مجھ کو

پھر سرِ طور کوئی برق ہے کیا جلوہ فگن — لے چلا آج کدھر ذوقِ تماشا مجھ کو

بیخودی کا ہو وہ عالم کہ تو ہی تو ہو فقط — سو تمناؤں کی ہے ایک تمنا مجھ کو

ہاتھ آیا جو دمِ یاس تمہارا دامن — مل گیا بحرِ محبت کا کنارا مجھ کو

دیکھئے کیا ہو مرے جوشِ طلب کا انجام — آنکھیں دکھلاتا ہے ہر نقشِ کفِ پا مجھ کو

میں سمجھے تجھ سے بھی نزدیک نظر آتا مگر — تو نے اے دوست صداقت سے نہ دیکھا مجھ کو

خلشِ یک ذرہ کاش مرے دل میں رہے — ایک تنکے کا بھی کافی ہے سہارا مجھ کو

بحرِ عالم میں جدھر اُٹھ گئیں نظریں بسملؔ — ڈگمگاتا ہی نظر آیا سفینا مجھ کو

آگیا اے عشق پھر نازک مقام

(شاعر انقلاب جناب انورؔ صابری)

ہر قدم حسن و وفا کا اہتمام — ہر نظر پابندِ آداب و سلام

حسن پھر کرنے لگا ہے احترام — آگیا اے عشق پھر نازک مقام

اب ہے میری سمت معروفِ کرم — دیدۂ کوثر چکاں بادہ بجام

اب ہے دوشِ آرزوئے دید پر — گیسوئے شب رنگ سرگرمِ خرام

اب نہیں میں دامِ زلف و پیچ میں بند — اب ہے میرے ساتھ دورِ صبح و شام

اب میں ہوں روحِ حیاتِ جاوداں — اب مرے قبضہ میں ہے عمرِ دوام

اب نہیں دنیا رہینِ اضطراب — اب ہے مستحکم زمانہ کا نظام

اب ہے ہر جائز خوشی میرے لئے — اب ہوا مجھ پر غمِ دنیا حرام

ہے یہی انورؔ کمالِ عاشقی — بات اُن کی ہے مرا رنگِ کلام